عمر فاروق

افغانستان دستوری راستے پر

دستور میں بنیادی حقوق اور اسلامی دفعات

حال میں افغانستان کے لیے جو مسودۂ دستور مرتب ہوا ہے اس کی جو دفعات بنیادی حقوق اور اسلام سے متعلق ہیں ان کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

باب ا دفعہ ۲

افغانستان کا مذہب اسلام ہے۔ ریاست اپنے امور فقہ حنفی کے مطابق سرانجام دیتی ہے قوم کے جن افراد کا مذہب اسلام نہیں ہے وہ اپنی مذہبی رسوم قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ان حدود کے اندر ادا کرنے میں آزاد ہیں جو عوام کے سکون اور شائستگی برقرار رکھنے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔

باب ۲، دفعہ ۷

بادشاہ دینِ اسلام کے مقدس اصولوں کا محافظ، مملکت کی آزادی اور سالمیت کا پاسبان، دستور کا نگہبان اور افغانستان کی قومی وحدت کا مرکز ہے۔

دفعہ ۸

بادشاہ لازماً افغانی الاصل، مسلمان اور حنفی المذہب ہونا چاہیے۔

دفعہ ۱۱

خطبوں میں بادشاہ کا نام لیا جائے گا۔

دفعہ ۱۵

بادشاہ کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے اور سب پر اس کا احترام لازم ہے۔ وہ مندرجۂ ذیل حلف اٹھائے گا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں اپنے ہر عمل میں اللہ کو حاضر و ناظر سمجھوں گا۔ اسلام کے مقدس اصولوں کی حفاظت کروں گا، دستور کی حفاظت کروں گا، مملکت کی سالمیت کی حفاظت کروں گا، ملک کی آزادی کی حفاظت کروں گا، ریاست کے قوانین اور عوام کے حقوق کی حفاظت کروں گا، اور خدا سے توفیق مانگتے ہوئے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں افغانستان کے دستور کے مطابق حکومت کروں گا، اور اپنی تمام تر مساعی افغان قوم کی فلاح اور ترقی کے لیے وقف کر دوں گا۔"

باب ۳، دفعہ ۲۵

افغان عوام بلا ترجیح و امتیاز قانون کے تحت یکساں حقوق و فرائض کے مالک ہیں۔

دفعہ ۲۶

آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اس حق کی کوئی حدود بجز اس کے نہیں ہیں کہ وہ دوسروں کی آزادی پر اثر انداز نہ ہو، اور مفادِ عامہ اس سے متاثر نہ ہو جس کی صراحت قانون میں کر دی گئی ہے۔

- انسان کی آزادی اور اس کا ناموس دونوں محفوظ و مامون ہیں۔
- ریاست انسان کی آزادی اور ناموس کی عزت کی حفاظت کی پابند ہے۔
- کوئی فعل جرم نہیں سمجھا جائے گا، الّا یہ کہ وہ کسی ایسے قانون کی رو سے جرم ہو جو اس فعل کے وقوع میں آنے سے قبل نافذ ہو چکا ہو۔
- کسی کو اس وقت تک سزا نہیں دی جا سکتی جب تک کہ کوئی عدالت مجاز کھلا مقدمہ چلا کر اس کو سزا نہ دے دے۔
- کسی کو سزا نہیں دی جا سکتی بجز ایسے قانون کی شرائط کے تحت جس کا اعلان ملزم کی طرف

منسوب فعل کے وقوع پذیر ہونے سے قبل کر دیا گیا ہو۔

- کسی پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا، نہ کسی کو گرفتار کیا جا سکتا ہے مگر قانون کی شرائط کے مطابق۔
- کسی کو زیر حراست نہیں رکھا جا سکتا۔ مگر کسی عدالت مجاز کے جاری کردہ احکام کے تحت جو قانون کی شرائط کے مطابق ہوں۔
- برات بحالت اصلی ہے، ملزم معصوم تصور کیا جائے گا، الّا یہ کہ کوئی عدالت حکم صریح کے ذریعہ سے اسے مجرم گردانے۔
- کسی جرم کا ارتکاب فعل ذاتی ہے، ملزم پر مقدمہ چلانا، اسے گرفتار کرانا یا نظر بند کرنا اور سزا سنانا خود مجرم کے سوا کسی دوسرے شخص کو متاثر نہیں کرتا۔
- کسی انسان کو جسمانی اذیت دینا جائز نہیں ہے۔ کوئی شخص کسی شخص کو نہ ایذا پہنچا سکتا ہے، نہ ایذا پہنچانے کا حکم دے سکتا ہے۔ خواہ وہ سچی بات اگلوانے کے لیے ہی کیوں نہ ہو، اور خواہ وہ ملوث شخص زیر تفتیش، زیر حراست، نظر بند یا سزایاب ہی کیوں نہ ہو۔
- کوئی ایسی سزا دینا جائز نہیں ہے جو انسان کی عزت اور اس کے وقار کے خلاف ہو۔
- وہ شہادت ناقابل اعتبار ہے جو کسی ملزم سے یا کسی بھی شخص سے جبر کر کے یا ڈرا دھمکا کر حاصل کی گئی ہو۔
- کسی جرم کا اعتراف ملزم کا وہ اقرار حقائق ہے جو کسی عدالت مجاز کے سامنے اس نے اپنی مرضی سے بقائم ہوش و حواس کیا ہو۔
- ہر شخص مجاز ہے کہ قانون کے تحت اپنے خلاف عائد کردہ الزامات کی تردید کرنے کے لیے وکیل صفائی حاصل اور مقرر کرے۔
- کسی شخص کے قرض کی عدم ادائی مقروض کو اس کی کلی اور جزئی آزادی سے محروم نہیں کر سکتی۔ قرضوں کی وصول یابی کے طرق و ذرائع کی صراحت قانون میں کر دی گئی ہے۔
- ہر انفاق، قانون کی شرائط کے مطابق ریاست کی قلمرو میں سفر کرنے اور سکونت

اختیار کرنے کا مجاز ہے۔ سوائے ان علاقوں کے جو قانوناً ممنوع ہوں۔

- ہر افغان، قانون کی شرائط کے مطابق، افغانستان سے باہر جانے اور واپس آنے کا حق رکھتا ہے۔
- کسی افغان کو افغانستان سے ملک بدر کرنے کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

دفعہ ۲۷

کسی افغان کو جس پر کسی جرم کا الزام ہو کسی بیرونی ریاست کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ۲۸

ذاتی جائے سکونت سے تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی شخص، بشمول سرکاری اہل کار، کسی شخص کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر، یا کسی عدالت مجاز کے جاری کردہ احکام کے بغیر، یا قانون میں صراحت شدہ مقاصد و شرائط کی عدم موجودگی میں نہ داخل ہو سکتا ہے، نہ اس کی تلاشی لے سکتا ہے۔

- ثابت شدہ جرم کی صورت میں متعلقہ افسر کسی شخص کے گھر میں، اس کی مرضی کے بغیر، یا پہلے سے حاصل کردہ عدالتی اجازت کے بغیر، محض اپنی ذمہ داری پر داخل ہو سکتا ہے، اور تلاشی لے سکتا ہے۔ تاہم مکان میں داخلے اور تلاشی کے بعد متعلقہ افسر کو قانون میں تجویز کردہ وقت کے اندر اندر عدالت کا فیصلہ حاصل کر لینا چاہیے۔

دفعہ ۲۹

ذاتی ملکیت محفوظ ہے۔

- کسی کی ذاتی املاک قانون کی شرائط اور عدالت مجاز کے فیصلے کے بغیر ضبط نہیں کی جاسکتیں۔
- سرکاری املاک، سرکاری ضروریات کے لیے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مگر صرف اس صورت میں جب کہ ایسا کرنا مفاد عامہ کا مقتضا ہو، اور قانون کا مقرر کردہ منصفانہ معاوضہ ادا کر دیا جائے۔
- مفاد عامہ کی خاطر، قانون کے ذریعہ سے ذاتی املاک کو محدود کیا جاسکتا ہے۔ اور اس سے

استفاع کو نظم کا پابند کیا جاسکتا ہے، اور اس کی نگرانی کی جاسکتی ہے۔

- کسی کو اکتساب املاک اور اس سے استفاع سے روکا نہیں جا سکتا، مگر قانون کی حدود میں رہتے ہوئے۔ مفاد عامہ کے تحفظ کی خاطر استعمال املاک کا طریقہ قانون کے ذریعہ پابند قواعد و رہنمائی کیا جائے گا۔
- ذاتی املاک کے اعلان کے متعلق چھان بین، قانون کی شرائط کے مطابق کی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۳۰

افراد کی آزادیٔ مراسلت اور اس میں رازداری کا حق ناقابل دخل اندازی ہے۔ خواہ یہ مراسلت بذریعہ ڈاک، ٹیلیفون یا تار ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔

- ریاست کو ذاتی پیغام رسانی میں تجسس کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، مگر قانون کی شرائط کے مطابق کسی عدالت مجاز کے جاری کردہ فیصلے کی مطابقت میں۔
- ہنگامی صورت حال میں جس کی صراحت قانون میں کر دی گئی ہے، ذمہ دار افسر پہلے سے حاصل کردہ اجازت کے بغیر محض اپنی ذمہ داری پر ذاتی خطوط کی چھان بین کر سکتا ہے۔ لیکن وہ پابند ہے کہ چھان بین کرنے کے بعد قانون میں مقرر کردہ وقت کے اندر عدالت کا فیصلہ حاصل کرے۔

دفعہ ۳۱

آزادیٔ خیال اور آزادیٔ اظہار خیال ناقابل دخل اندازی ہے۔

- ہر افغان، قانون کی شرائط کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار زبانی طور پر، تحریری طور پر، تصویر کی شکل میں، اور اسی طرح کے دوسرے ذرائع سے کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- ہر افغان، قانون کی شرائط کے مطابق، حکام کو پہلے سے دکھائے بغیر، مواد طبع کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- عام مطابع کے قیام اور مطبوعات کی اشاعت کی اجازت اور رعایت، قانون کی شرائط

کے مطابق صرف ریاست کو اور افغانستان کے شہریوں کو دی جاتی ہے۔

- صرف ریاست ہی کو ریڈیو اور ٹیلیفون اسٹیشن قائم کرنے کا حق ہے۔

دفعہ ۳۲

افغان شہری جائز اور پرامن مقاصد کے لیے قانون کی شرائط کے مطابق اور پہلے سے سرکاری اجازت لیے بغیر جمع ہونے کے حق دار ہیں۔

- افغان قانون کی شرائط کے مطابق مادی یا غیر مادی مقاصد کے حصول کے لیے انجمنیں قائم کرنے کے حق دار ہیں۔

- افغان، قانون کی شرائط کے مطابق، سیاسی جماعتیں بنانے کے حق دار ہیں بشرطیکہ

(الف) جماعت کے مقاصد اور سرگرمیاں اور اس کے نظریات ان اقدار سے متصادم نہ ہوں جو دستور میں مندرج ہیں۔

(ب) جماعت کی تنظیم اور مالی وسائل خفیہ نہ ہوں۔

- ایک ایسی جماعت جو قانون کی شرائط کے مطابق قائم کی گئی ہو، قانونی وجوہ اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بغیر توڑی نہیں جا سکتی۔

دفعہ ۳۳

ہر وہ شخص جسے انتظامیہ کی جانب سے بلاوجہ کوئی نقصان پہنچا ہو، معاوضہ کا حقدار ہے اور اپنے نقصان کی تلافی کے لیے عدالت میں دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

- ریاست اپنے واجبات کی وصولی کے لیے ان حالات کے سوا جن کی صراحت قانون میں کر دی گئی ہے، کسی عدالتِ مجاز کے حکم کے بغیر کوئی کارروائی نہیں کر سکتی۔

دفعہ ۳۴

تمام افغان اس تعلیم کے حق دار ہیں، جو ریاست اور افغانستان کے شہریوں کی جانب سے مفت بہم پہنچائی جاتی ہے۔

ـ ریاست کا مقصود اس ضمن میں اس درجہ تک پہنچ جانا ہے، جہاں قانون کی شرائط کے مطابق ہر افغان کو تعلیم کی کافی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

ـ تعلیم کی نگرانی اور رہنمائی ریاست کا فرض ہے۔

ـ جن مقامات میں ریاست کی جانب سے پرائمری تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں وہاں تمام بچوں کی پرائمری تعلیم لازمی ہے۔

ـ صرف ریاست ہی کو اس بات کا حق پہنچتا ہے اور اسی کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ پبلک اسکول اور اعلیٰ تعلیم کے ادارے قائم کرے اور چلائے۔ اس دائرے سے باہر افغان پرائیویٹ سکول اور تعلیمی ادارے قائم کرنے کے حق دار ہیں۔ اس قسم کے اسکولوں کے قیام، نصاب اور مدت تعلیم کا تعین قانون کے ذریعے کیا جائے گا۔

ـ ریاست غیر ملکیوں کو، قانون کی شرائط کے مطابق، ایسے پرائیویٹ سکول قائم کرنے کی اجازت دیتی ہے جو صرف غیر ملکیوں کے لیے ہوں۔

دفعہ ۳۵

حکومت قومی زبان پختون کی تقویت و ترقی کے لیے ایک مؤثر منصوبہ تیار کرے گی اور اسے بروئے کار لائے گی۔

دفعہ ۳۶

ریاست اپنے وسائل کی حد تک، تمام افغانوں کو علاج اور امراض کی روک تھام کی سہولتیں فراہم کرنے کی پابند ہے۔ اس ضمن میں ریاست کا مطمح نظر ایک ایسے درجہ تک پہنچ جانا ہے جہاں تمام افغانوں کو کافی طبی سہولتیں میسر ہوں۔

دفعہ ۳۷

ہر وہ افغان جو جسمانی لحاظ سے صحیح و سالم ہے کام کرنے کا حق رکھتا ہے اور یہ اس کا فرض بھی ہے۔ مزدوروں کی تنظیم کے لیے جو قوانین وضع کیے گئے ہیں ان کا بنیادی مقصد ایسے

حالات پیدا کرتا ہے جن میں محنت کاروں کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ ہو، روزگار کے مناسب مواقع مہیا کیے جائیں اور آجروں اور مزدوروں کے باہمی تعلقات مساوی اور ارتقائی بنیاد پر منظم کیے جائیں۔

- ریاست افغانوں کو ان کی قابلیت کی بنیاد پر اور قانون کی شرائط کے مطابق ملازم رکھتی ہے۔ پیشے اور صنعت کے انتخاب کی، قانون کی حدود میں رہتے ہوئے آزادی ہے۔
- جبری محنت ناجائز ہے، خواہ وہ ریاست ہی کے لیے کیوں نہ درکار ہو۔
- جبری محنت کی ممانعت ان قوانین کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی جو مفاد عامہ کی خاطر اجتماعی جدوجہد کی تنظیم کے لیے جاری کیے جائیں۔

دفعہ ۳۸

ہر افغان ریاست کو ٹیکس اور واجبات ادا کرنے کا پابند ہے۔ کوئی ایسا ٹیکس اور محصول نہیں لگایا جا سکتا جو قانون کی شرائط کے مطابق نہ ہو۔ ٹیکس کی مقدار اور ادائی کے طریقۂ کار کا تعین قانون کے ذریعے سماجی انصاف کے مطابق کیا جائے گا۔

- ان شرائط کا اطلاق غیر ملکیوں پر بھی ہو گا۔

دفعہ ۳۹

ارض وطن کا دفاع تمام افغانوں کا مقدس فرض ہے۔

- تمام افغان، قانون کی شرائط کے مطابق، فوجی خدمات انجام دینے کے پابند ہیں۔

دفعہ ۴۰، دفعہ ۶۴

کوئی ایسا قانون جاری نہیں کیا جائے گا، جو اسلام کے اصولوں سے اور ان اصولوں سے جو اس دستور میں درج کیے گئے ہیں متصادم ہو۔

دفعہ ۶۹

بجز ان معاملات کے جن سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اس دستور میں خاص طریقوں کا

صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، باقی تمام معاملات میں قانون سے مراد وہ قرارداد ہے جس کی منظوری دونوں ایوان ہائے پارلیمان دے چکے ہوں، اور جس پر شاہ کے دستخط ہو چکے ہوں، اور جن معاملات میں ایسی کوئی قرارداد موجود نہ ہو وہاں قانون سے مراد شریعت اسلامیہ کے مذہب حنفی کی دفعات ہوں گی۔

باب ۷، دفعہ ۱۰۲

عدالتیں ان مقدمات میں جو ان کے سامنے پیش ہوں، اس دستور کی دفعات اور ریاستی قانون کا اطلاق کریں گی۔ ایسی صورت میں جب کہ کسی مسئلہ سے عہدہ برآ ہونے کے لیے دستور اور ریاستی قوانین کی دفعات موجود نہ ہوں، عدالتیں اس دستور کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے شریعت اسلامیہ کے مذہب حنفی کے اصولوں کے مطابق فیصلہ کریں۔

باب ۱۰، دفعہ ۱۲۰

اس دستور کے وہ اصول جو اسلامی عقائد و احکام کی پابندی سے متعلق ہیں اور آئینی شہنشاہیت کی بنیاد، ان دفعات کے مطابق جو اس دستور میں درج ہیں، اور وہ اقدار جن کی تصریح باب دوم کی دفعہ ۸ میں کی گئی ہے، قابل ترمیم ہیں۔